

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# غیر مقلدین کے عقائد

از قلم

مولانا محمد انصاری باجوہ مدظلہ

شعبہ تحقیق و تصنیف

اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ راولپنڈی

اتحاد اہل سنت والجماعۃ پاکستان



فقیر العصر حضرت مولانا مفتی ابوسلمان صاحب دامت برکاتہم

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ صدر، راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے دنیا آباد کی اور لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا مصلح اور ہادی آتے رہے حتیٰ کہ داعی اعظم محمد ﷺ تشریف لائے انہوں نے دین کی محنت فرما کر انتقال فرمایا ان کے انتقال کے بعد جب صحابہ رضی اللہ عنہم سے مسئلہ پوچھا جاتا تو وہ قرآن اور پھر سنت سے جواب دیتے تھے اور جب ان میں مسئلہ نہ پاتے تو اجتہاد کرتے جیسا کہ ابوداؤد کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ والی روایت اس پر شاہد و عدل ہے۔ حدیث:- کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنة رسول اللہ ﷺ قال فان لم تجد فی سنة رسول اللہ ولا فی کتاب اللہ قال اجتهد برائی ولا آلو فضر ب رسول اللہ ﷺ صدرہ فقال الحمد لله الذی وفق رسول رسول اللہ لما یرضی رسول اللہ ﷺ

(ابوداؤد جلد دوم ص ۱۵۰ باب اجتہاد الراى فی القضاء)

ترجمہ:- اے معاذ جب تمہارے سامنے کوئی معاملہ اور مقدمہ پیش ہو تو کس چیز کے ساتھ فیصلہ کرو گے؟ تو آپ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ اس پر آپ نے فرمایا اگر تم اس معاملہ کا حل کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو؟ آپ نے عرض کیا اللہ کے رسول کی سنت کے ساتھ آپ نے فرمایا اگر ان دونوں میں اس معاملہ کا حل نہ پاؤ تو؟ آپ نے عرض کیا کہ اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اس پر آپ نے فرمایا سب تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے اپنے رسول ﷺ کے رسول کو اس بات کی توفیق دی کہ جس سے وہ خوش ہوتا ہے اور اسی کو پسند کرتا ہے۔

۱۔ یہ روایت مسند احمد، ابن عدی، طبرانی، بیہقی، تلخیص الخیر اور صحاح ستہ کی دو کتب ابوداؤد اور ترمذی

۲۔ خطیب بغدادیؒ نے اس کو متصل عبادہ بن نسی سے اور انہوں نے عبدالرحمن بن غنم اور انہوں نے معاویہ سے روایت کیا ہے اور راویوں کے قوی اور ثقہ ہونے کے اعتبار سے یہ روایت صحیح ہے۔

۳۔ ابن القیم اعلام الموقعین میں فرماتے ہیں کہ جب گروہ کے گروہوں نے اس کو روایت کیا (اور تمام فقہاء نے اس سے دلیل پکڑی) تو اس کی صحت اور مشہور روایت ہونے میں شبہ نہیں ہے (۱-۷۳)

۴۔ امام الحرمین نے اس روایت کی توثیق کی ہے ”کافی العمدہ“

۵۔ ابن القیمؒ فرماتے ہیں کہ معاویہ کے ساتھی تو علم و عمل کے اعتبار سے معروف ہیں لہذا ان کی جہالت مضرب نہیں ہے (۱-۷۳)

۶۔ حارث بن عمرو مجہول نہیں بلکہ حافظ ابن حجرؒ نے تہذیب میں اس کے بارے میں ابن عدی سے نقل کیا ہے کہ یہ راوی اس روایت سے معروف ہے اور ابن حبانؒ نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے (ج ۲-ص ۱۵۲) یہی وجہ ہے کہ اجتہاد میں اختلاف ہوتا ہے تو صحابہ کے اجتہادی مسائل میں بھی آپس میں اختلاف ہے۔ جن کیلئے ابو داؤد اور ترمذی کا مطالعہ بہتر ہے۔ صحاح اور باقی احادیث کی کتابوں میں صحابہ کرامؓ کے سترہ ہزار فتاویٰ موجود ہیں جو انہوں نے دیئے ہیں اکثر کے ساتھ قرآن و سنت کی دلیل نہیں ہے اور ایسے مفتی صحابہ ایک سو انچاس ہیں (حجۃ اللہ البالغہ۔ اعلام الموقعین) اور باقی دیگر صحابہ اور تابعین ان ہی کے فتاویٰ پر چلتے تھے اور یہ ہی تقلید ہے۔ ائمہ اربعہؒ نے اجتہاد کے اصول و فروع مدون فرمائے قرآن و سنت کو دیکھا اور بعض ائمہ نے بعض صحابہ اور بعض ائمہ نے بعض صحابہ کے اقوال کو لیکر فقہ کے اصول و ضوابط مدون کیے ہیں اور ہم ان ہی کے پیچھے چلتے ہیں صرف دو مسائل میں جہاں ظاہری اور فرووی اختلاف ہے۔ مثلاً

نمبر ۱:- جیسے رفع یدین ہے یا نہیں۔ آمین اوچنی یا آہستہ آواز سے، خون سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں اب یہاں دونوں طرف روایات ہیں۔ (ابوداؤد اور ترمذی کے ابواب دیکھیں)

اب یہاں پر ہم ایک امام کی ترجیح کی طرف چلے جاتے ہیں دو کی تو مان نہیں سکتے خون سے وضو کریں یا نہ کریں۔ نمبر ۲:- جو مسائل قرآن و حدیث میں صراحۃً نہیں ہیں۔ جیسے ۱۰۰ بھینسوں میں کتنی زکوٰۃ ہے



کیا شیر بہر حرام ہے۔ نماز میں کئے فرائض واجبات ہیں۔ (اسکی واضح صراحت نہیں ہے)

اب ہم اصل بات کی طرف آتے ہیں کہ ہمارے غیر مقلد حضرات تقریروں اور تحریروں میں فرماتے ہیں کہ قرآن وحدیث کو مانو اور باقی چیزوں کو چھوڑ لیکن جب مناظرہ ہوتا ہے یا ان پر سوالات کیے جاتے ہیں تو پھر یہ اجماع اور قیاس کو بھی مان جاتے ہیں تو آج کل یہ حضرات فرماتے ہیں کہ خفیوں دیوبندیوں کے عقائد ٹھیک نہیں۔ حضرت مولانا محمد منصف درویشیؒ آج سے پندرہ بیس سال پہلے فرمایا کرتے تھے کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جس میں یہ آمین اور رفع یدین والے مسائل پر ہار جائیں گے تو پھر یہ کہیں گے۔ کہ آپ کے عقائد ٹھیک نہیں۔ غیر مقلد حضرات اور عوام الناس سے التماس ہے کہ ہماری عقائد کی کتابوں میں کوئی کوتاہی نہیں دکھا سکتے ہمارے اکابر کی جو اصلاحی کتابیں ہیں ان سے عبارات نقل کرتے ہیں اور عنوان باندھتے ہیں کہ ان کا عقیدہ یہ ہے۔ اگرچہ وہ کشف وکرامات شطیاتی ہوتے ہیں۔ شطح اسکو کہتے ہیں کہ وہ بات شدت محبت سے نکلے اگرچہ ظاہر اقرآن وسنت کے خلاف ہو اس میں کسی بزرگ کی اتباع جائز نہیں۔ اس کی مثال جیسے حدیث شریف کا مفہوم ہے۔ کہ کسی آدمی سے جنگل میں سواری مع اسباب گم ہو جائے اور آدمی مرنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کر لے اور وہ اچانک مل جائے تو آدمی فرط محبت میں کہے۔ اے اللہ! میں تیرا رب ہوں تو میرا بندہ۔

(صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۵۵)

غیر مقلد حضرات کہتے ہیں کہ ہم مقلدوں کے ساتھ عقیدے پر بات کرتے ہیں کیونکہ ان کے عقیدے ٹھیک نہیں۔ ہم ان پر سوال کر کے کہتے ہیں۔ کہ عقیدے کی تفصیل بتاؤ قرآن وحدیث کے اعتبار سے اور شریعت کا خلاصہ کتنی چیزیں ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ پانچ چیزیں ہیں عقائد، عبادات، کاروبار، اخلاق اور سیاست و خلافت۔ آپ کے نزدیک شریعت کا خلاصہ کتنی چیزیں ہیں۔ بات قرآن وحدیث سے کریں۔ ایک تو آپ کی مصیبت یہ ہے کہ ہماری تقلید کی تمام باتوں پر آپ دن رات چلتے رہتے ہیں اور آپکو پتہ نہیں۔ مثلاً امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کو تو فرض کہتے ہیں لیکن نماز کے اور فرائض نہیں سنا سکتے؟ سجدہ سہو کا کہنے ہیں لیکن مقامات نہیں بتا سکتے کہ کتنی جگہ پر سجدہ سہو کرنا ہے رفع یدین کو سنت کہتے ہیں لیکن نماز میں اور سنتیں نہیں بتا سکتے؟ ہم تو کہتے ہیں کہ نماز میں ۱۳ فرائض، ۱۳ واجبات، ۱۸ مفسدات، ۲۲ سنتیں اور ۵۴ مستحبات ہیں۔ تم نے صرف



یہ لعرہ لگانا ہے کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ فرض ہے لیکن جب ہم دوسرے فرائض کا پوچھتے ہیں تو آپ یا تو جواب دیتے ہیں کہ ہم فرض کو مانتے ہی نہیں ہم کہتے ہیں کہ اگر تم فرض کو مانتے نہیں تو سورۃ فاتحہ کو فرض کیوں کہتے جب ہم تم سے دیگر فرائض کا پوچھتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں ہیں ہی نہیں۔ تم نے لوگوں کو پورا تو دین نہیں سمجھایا اور کبھی کہتے ہو کہ حضور ﷺ کی طرح نماز پڑھو جس طرح حضور ﷺ نے پڑھی ہے تو عام آدمی سمجھ جاتا ہے کہ آپ کا سمجھانا ناقص ہے کامل نہیں۔

اور جب آپ نے ہمارے بارے میں یہ کہا کہ ان کے عقائد ٹھیک نہیں تو ہم نے بھی آپ کے سامنے آپکا آئینہ پیش کر دیا کہ آپ کے عقائد کتنے خراب ہیں؟ فہمہو جوابکم لہو جوابنا۔ وان تعودوا نعد لیکن اس سے پہلے ایک اہم اعلان

نمبر ۱:- کہ آپ اگر مثلاً کہیں کہ یہ ہمارے علماء نہیں جبکہ آپ کے بڑے بڑے علماء نے تو ان کی تعریف کی ہے۔  
نمبر ۲:- وحید الزمان صاحب کا ترجمہ ہر غیر مقلد کے گھر میں موجود ہے اب تمام غیر مقلدین حضرات سے گزارش ہے کہ آپ کے دس بڑے بڑے علماء کے دستخطوں کے ساتھ یہ بات منظر عام پر آجائے رسائل میں بھی اور غزوہ اخبار میں بھی کہ نواب صدیق حسن خان اور وحید الزمان صاحب ہمارے علماء نہیں۔ ان کی کتابیں پڑھنا حرام ہے اور اسی طرح کے اپنے اور غیر مستند علماء کی بھی فہرست پیش کریں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔  
اب آپ کے عقائد کا یہ ایک اجمالی خاکہ پیش خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں۔

خطیب اہلسنت والجماعت فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد شفیق الرحمن صاحب دامت برکاتہم

نائب امیر اتحاد اہلسنت والجماعت پنجاب

مدرس دارالعلوم فاروقیہ، دھیمال کمپ، راولپنڈی

خطیب مرکزی جامع مسجد صدیقی اکبرؒ گرجاروڈ، راولپنڈی

”آنحضرت ﷺ کا فرمان جسکا مفہوم یہ ہے کہ قرب قیامت میں فتنے اتنی شدت کے ساتھ آئیں گے جیسا کہ تسبیح کا دھاگہ ٹوٹ جانے سے دانے گرا کرتے ہیں گویا یہ کیفیت ہوگی کہ انسان صبح مسلمان ہوگا شام کو کافر شام مسلمان ہوگا صبح کافر۔ اگر ان فرمان مبارکہ پر ہم غور کریں تو اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ یقیناً ایسے ہی زمانے میں ہم جی رہے ہیں۔ ہر آئے دن نئے نئے فتنے کئی کوچوں میں برساتی مینڈکوں کی طرح نکل کر دعوت گمراہی دیتے اور مسلمانوں کے ایمان و عقیدے کو خراب کرنے کے لیے نظر آتے ہیں۔ اور اس پرستم یہ کہ بغل میں چھری اور منہ سے رام رام کا مصداق یہ طہرین اپنے گمراہ کن نظریات و عقائد کو قرآن و حدیث کے بارے میں پیش کرتے ہیں۔ تاکہ آسانی سے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا جاسکے۔

انہیں گمراہ فتنوں میں سے انگریز کا لگایا ہوا ایک خود ساختہ پودا فتنہ غیر مقلدین (نام نہاد اہلحدیث) نامی فرقہ بھی ہے جو ”لباس خضریٰ میں راہزن“ کا کردار ادا کرتے ہوئے امت کو سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین سے بدظن اور اکابرین واساطین ملت کی تکفیر کے مشن پر عمل پیرا ہے۔ تاکہ امت کے اتحاد و یکجہتی کو پارہ پارہ کر کے انگریز کی سازشوں کو پروان چڑھا سکے آئے دن علمائے حقہ پر کچڑا اچھالنا اور ان فرشتہ صفت شخصیات پر کفر کے فتوے لگانا ان مدعیان قرآن و حدیث کا وطیرہ بن چکا ہے۔ مگر ان کا اصل روپ اور چہرہ کیا ہے۔۔۔؟ اور اس طبقے کے اپنے گمراہ کن نظریات و عقائد کیا ہیں؟ فاضل مؤلف، مناظر اسلام مولانا محمد انصربا جوہ حفظہ اللہ نے زیر نظر رسالہ میں نہایت اختصار کیساتھ اور جامع انداز میں ان کو رجسٹروں کو آئینہ دکھانے کی کوشش کی ہے اور یہ دعوت دی ہے کہ

اتنی نہ بڑھاپا کئی داماں کی حکایت

دامن کو ذرا دیکھو ذرا بند قبا دیکھو

دعا ہے کہ اس کاوش کو ذات باری مسلمانوں کے لیے نافع اور گمراہوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین



## ابتدائیہ

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسول  
النبي الكريم و على آله واصحابه اجمعين اما بعد .

برادران اہلسنت والجماعت! یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ فرقہ غیر مقلدین کا ظہور برصغیر میں انگریز دور کی ایک یادگار ہے۔ اس سے قبل اسلامی بارہ صدیوں میں پوری دنیا میں کہیں بھی اس فرقے کا نام و نشان نہیں پایا جاتا تھا۔ جس کا ثبوت اصل کتابوں کے حوالہ سے آخر میں بغیر تبصرہ کے نوٹو دے دیا ہے۔ قارئین خود غور فرمائیں۔ چنانچہ ہمارے بار بار مطالبہ پر کہ اپنی تاریخ ثابت کرو ان بیچاروں پر مرگ کی سی کیفیت طاری ہے۔ اور یہ لوگ زہر کا پیالہ تو پی لیں گے لیکن اپنی تاریخ ثابت کرنے کیلئے میدان میں نہیں آئیں گے۔ چنانچہ ان لوگوں نے اپنے ظہور پذیر ہونے کے بعد ابتداء تو اہلسنت والجماعت سے رفع الیدین، قراءت خلف الامام، آمین، ٹانگیں چوڑی کرنا وغیرہ مسائل میں اختلاف کیا جس کا الحمد للہ احناف نے مثبت انداز سے بھرپور جواب دیا۔

لیکن ابھی چند سالوں سے یہ لوگ ان مسائل پر مسلسل ذلت امیز شکستوں کے بعد اہلسنت والجماعت کے کشف اور کرامات کے واقعات کو عقائد کا نام دے کر عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ علماء دیوبند کے یہ عقائد ہیں۔ جس کا واضح ثبوت مشہور غیر مقلد مسٹر طالب الرحمن کی کتاب دیوبندیت تاریخ و عقائد اور آئیے عقیدہ سیکھے وغیرہ ہیں۔ اس لیے ہم نے بطور نمونہ کے غیر مقلدین کے چند عقائد اور کشف و کرامات حتی الوسع انکی اصل کتب کے عکس کے ساتھ لکھی ہیں تاکہ کسی غیر مقلد کو انکار کی گنجائش نہ ہو۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو انشاء اللہ مزید بھی لکھیں گے۔ محمد انصر باجوہ

۸ علی مسئلۃ الاستواء کا بھی ذکر کیا ہے۔ (ہدیۃ المستفید ج ۱ ص ۹۴ مطبوعہ انصار السنۃ الحمدیہ لاہور)

۱۳۔ مشہور غیر مقلد عالم مولانا ابراہیم میرسیا لکوٹی صاحب لکھتے ہیں شیخ شیخ حضور پر نور نواب

صدیق حسن خان صاحب (تاریخ الحمدیث ص ۲۳۲ مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور)

اور مشہور غیر مقلد عالم وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں ولہ تعالیٰ وجہ وعین وید و کف

وقبضۃ واصابع و ساعد و ذراع و صدر و جنب و حقو و قدم و رجل و ساق و کنف

کما تلیق بذاتہ المقدسة۔ (ہدیۃ الہدی ص ۹ مطبوعہ شوکت الاسلام بنگلور)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کا چہرہ اور آنکھ اور ہاتھ اور ہتھیلی اور مٹھی اور انگلیاں اور کلائی اور بازو اور سینہ

اور پہلو اور کمر اور پاؤں اور ٹانگ اور پنڈلی اور سایہ اس کی شان کے مطابق یہ سب چیزیں ہیں۔

نوٹ:- اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ تمام عقائد مجسمہ اور مشیمہ جیسے گمراہ فرقوں کے تھے لیکن اب وہی فرقے

ایک نئے نام الحمدیث کے ساتھ ظہور پذیر ہوئے ہیں۔



(اللہ تعالیٰ ہر شکل میں ظاہر ہو سکتا ہے)

عقیدہ نمبر ۲:

غیر مقلدین کے علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

و يظهر في اى صورة شاء.

اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے۔ (ہدیۃ المہدی ص ۹۷)

یعنی جس طرح عیسائی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ عسیٰ علیہ السلام کی شکل میں ظاہر ہوا اور ہندو کہتے ہیں کہ خنزیر اور کرشن اور رام چندر کی شکل میں ظاہر ہوا۔ سامری کہتا تھا کہ چھڑے کی شکل میں ظاہر ہوا۔ غیر مقلدین کے نزدیک یہ سب عقیدے درست ہوئے۔

نوٹ: مذکورہ عقیدہ غیر مقلدین کی ریڑھ کی ہڈی اور ان کے مذہب کے علامہ صاحب کا ہے جس کا ترمذی کے علاوہ صحاح ستہ اور موطا مالک وغیرہ کا ترجمہ ہر نام نہاد الحمدیث بھائی کے گھر میں ہوتا ہے اور ان کی علمی خدمات کو جماعت اہل حدیث کی ترقی کا ذریعہ خود غیر مقلدین نے اپنی کتابوں میں تسلیم کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ جماعت اہل حدیث کی تصنیفی خدمات مصنف مولانا محمد مستقیم سلفی بنارس

۲۔ ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات مصنف مولانا ابوبکی امام خان نوشہروی۔

۳۔ حال ہی میں اکتوبر ۲۰۰۳ء میں شائع ہونے والی کتاب ۴۰ علماء اہل حدیث مصنف

عبدالرشید عراقی میں دسویں نمبر پر وحید الزمان کا تذکرہ کیا ہے اور ان کی تمام کتب نزل الابرار اور ہدیۃ المہدی وغیرہ بھی ذکر کی ہیں۔

۴۔ پیر بدیع الدین شاہ راشدی نے ہدیۃ المستفید ص ۹۵ ج ۱ پر بھی وحید الزمان کو عالم باعمل فقیہ

وقت محبت السنۃ لکھ کر ان کی ایک عقیدہ کی کتاب کا ذکر بھی کیا ہے اور چودھویں صدی کے غیر مقلد علماء کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ مشہور غیر مقلد عالم مولانا عبدالرحمن فریوائی صاحب لکھتے ہیں: آپ (وحید الزمان)

ہندوستان کے چوٹی کے علماء اور میاں نذیر حسین کے مشہور تلامذہ میں سے تھے۔ آپ کی پوری زندگی

سنت نبویہ کی اشاعت میں کام آئی۔ (جہود مخلصہ ص ۱۲۰ بحوالہ کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ ص ۲۰۰)

نیز اسی کتاب ہدیۃ المہدی کے پہلے صفحہ پر وحید الزمان صاحب نے لکھا ہے کہ اس کتاب میں

کتاب وسنت کے دلائل ہیں جو کہ اہل حدیث کے عقائد پر مشتمل ہیں اور صفحہ ۳ پر لکھا ہے کہ میں نے اس

کتاب کا نام ہدیۃ المہدی اس لئے رکھا ہے تاکہ امام مہدی کیلئے یہ ہدیہ ہو۔





عقیدہ نمبر ۳: مذاق اور ٹھٹھہ کرنا اللہ کی صفت ہے (معاذ اللہ)

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

ومن الصفات الفعلية الحادثة ..... الاستهزاء و السخرية

والمكر والخداع و الكيد۔ (ہدیۃ المہدی ص ۷)

ترجمہ:- اور اللہ تعالیٰ کے صفات فعلیہ حادثہ میں سے مذاق اور ٹھٹھہ کرنا اور مکر کرنا اور دھوکہ دینا، داؤ لگانا ہیں۔ نعوذ باللہ ایسی گھٹیا چیزوں کو اللہ کی صفات قرار دیا ہے اور یہ عقیدہ غیر مقلدین کے اسی بزرگ کا ہے جس کا تعارف عقیدہ نمبر ۲ میں گزر چکا ہے۔

عقیدہ نمبر ۴:- (نبی ﷺ کی سب باتیں اور سب کام اچھے نہیں) معاذ اللہ

مشہور غیر مقلد ابو عبد اللہ قصوری صاحب لکھتے ہیں:

سب افعال اور اقوال آنحضرت ﷺ کے شرعی اور محمود نہیں ہیں اور عصمت مطلقہ آپ کے واسطے ثابت نہیں ہیں ورنہ صحابہ آپ کی بعض خطاؤں پر اعتراض نہ کرتے۔

(تحقیق الکلام فی مسئلہ البیعة والالہام ص ۴۴، ۴۵ مصنفہ ابو عبد اللہ قصوری عرف غلام علی، مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر بحوالہ غیر مقلدین کے متعلق عرب و عجم کے فتوے)





عقیدہ نمبر ۵:- (نبی ﷺ کے رائے کوئی معتبر نہیں) نعوذ باللہ تعالیٰ

غیر مقلدین کے مشہور عالم محمد جونا گڑھی صاحب لکھتے ہیں:

سنیے جناب! بزرگوں کی مجتہدوں اور اماموں کی رائے، قیاس اجتہاد و استنباط اور ان کے اقوال تو کہاں؟ شریعت اسلام میں تو خود غیر مقلد بھی اپنی طرف سے بغیر وحی کے کچھ فرمائیں تو وہ حجت نہیں۔ (طریق محمدی ص ۵۷ مطبوعہ لاہور) آگے لکھتے ہیں: تعجب ہے کہ جس دین میں نبی کی رائے حجت نہ ہو اس دین والے ایک امتی کی رائے کو اصل اور حجت سمجھنے لگیں۔ (طریق محمدی ص ۵۷)

نوٹ:- یہ محمد جونا گڑھی صاحب وہ شخص ہیں جن کے ترجمہ کو غیر مقلدین غمازندہ ترجمے کے طور پر متعارف کراتے ہیں۔

۵۷ — طریق محمدی

ہے طبع مجھے ہوئے نہ رہیں کے جس طبع آج تک تھے۔ درختا آخر اند  
سے سلاطین پڑا ہے خوب سوچو لو! ان کتابوں اور اس عقیدہ کو پھوڑا ہے  
سے زیادہ سے زیادہ نقصان آپ کو دنیا میں کی پہنچ سکا ہے کہ کوئی دہ چار  
نیز ہی نہیں آپ کو سنا ہے۔ لیکن ان کتابوں اور اس عقیدے کے بچے گئے  
رہے سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم بدولت لازم آتی ہے  
برا فیروزہ اگر اس جہان میں نہیں تو اس جہان میں ضرور بھگتا پڑے گا۔  
و کیف احاف ما لکرم ولا نجاہونکم لکم اللہ و کتبہ بالانہ  
عالم یبذل بہ علیکم سلطانا فای لصریفین احسن بالاصول  
کنتم تعلمون۔  
حضور یہ ہے کہ برائی اور بدی کرنے والے خدا تو ذرا نہیں اور  
دوسرے جو اس فعل سے بری اور بظاہر ہیں اور میں اس کے کین  
سنی؟ حق تو یہ ہے کہ اسے ڈرنا چاہیے جو کلمہ ہے نہ اسے جو ہے  
جرم ہے۔

اللہ ہمیں اپنی غافرانی اور اپنے رسول علیہ السلام کی عظمت سے نہایت دے  
اور تک تو فی دے اور جہل سمجھ کے ساتھ مجبور کو تزاری دے۔

اپنی دے اڑا لیا مری چٹائی دل میں  
چپے آئیں بکیر قائم کر وہ میری محفل میں

اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ سے



تالیف مولانا محمد صاحب جونا گڑھی رحمہ اللہ

منشیہ جناب! بزرگوں کی مجتہدوں اور اماموں کی رائے قیاس اجتہاد  
استنباط اور ان کے اقوال تو کہاں؟ شریعت اسلام میں تو خود بخیر اند میں  
علیہ وسلم کی اپنی طرف سے بغیر وحی کے کچھ فرمائیں تو وہ بھی حجت نہیں  
بلکہ اللہ جل و علا فرماتا ہے۔

**عقیدہ نمبر ۶:-** (انبیاء علیہم السلام معصوم نہیں) نعوذ باللہ

غیر مقلد عالم حسین خان صاحب لکھتے ہیں:

انبیاء علیہم السلام سے احکام دینی میں بھول چوک ہو سکتی ہے۔

(رد تقلید بکتاب المجید ص ۱۳ مؤلفہ مولانا حسین خان مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی بحوالہ جامع الشواہد ص ۱۴)

اس کا عکس ص ۵۱، ملاحظہ فرمائیں۔ اس کتاب پر مولوی نذیر حسین دہلوی اور جناب شریف حسین دہلوی وغیرہ اکابر غیر مقلدین کی مہرس اور دستخط بھی ہیں۔

**عقیدہ نمبر ۷:-** (بارہ امام اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا معصوم ہیں)

مشہور غیر مقلد عالم مثلاً معین ٹھٹھوی سندھی صاحب لکھتے ہیں:

بارہ امام اور حضرت فاطمہ الزہرا معصوم ہیں۔ یعنی ان سے خطا کا ہونا محال ہے

نیز عصمت آنحضرت ﷺ کی عقلی ہے اور عصمت امام مہدی کی نقل سے

ثابت ہے۔ (دراسات الہدیت ص ۲۲۹، ۲۳۹ مطبوعہ لاہور)



عقیدہ نمبر ۸:- (غیر مقلدین کے انبیاء میں رام چندر اور کچھن بھی ہیں)

غیر مقلدین کے علامہ وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں:

ولهذا ما ينبغي لنا ان نجحد نبوة الانبياء الآخرين الذين

لم يزكهم الله سبحانه في كتابه وعرفه بالتواتر بين قوم

ولو كفار انهم كانوا انبياء صلحاء كراما چندر ولجهنم و

كش جي بين الهند و زراتشت بين الفرس و كنفسوس

و بدھا بين اهل الصين و جاپان ، و سقراط و فيثا غورس

بين اهل اليونان بل يجب علينا ان نقول آما بجميع

انبيائه و رسله لا نفرق بين احد منهم و نحن له مسلمون۔

(ہدیہ الہدی ص ۸۵ ج ۱ مطبوعہ شوکت الاسلام بنگلور)

ترجمہ:- ہمارے لئے جائز نہیں کہ ہم دیگر انبیاء کی نبوت کا انکار کریں جن کا ذکر

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نہیں کیا اور کافروں میں تو اتر کے ساتھ وہ معروف ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ نیک انبیاء تھے جیسے رام چندر، بھگمن، کرشن جی جو ہندوؤں میں ہے اور زراشت جو فارسیوں میں ہیں اور کنفیوس اور مہاتما بدھ جو چین اور جاپان میں ہے اور ستراط اور فیثاغورس جو یونان میں ہیں ہم پر واجب ہے کہ ہم یوں کہیں ہم ان تمام انبیاء و رسل پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے۔ اور ہم ان سب کے فرمان بردار ہیں۔

والسبع وأشبهه وارياء وهوسيع وحجج ودانيال وعيسى بن مريم عليهم الصلوة والسلام المالى يوم القيام والذكريون فى القرآن منهم خمسة وعشرون وانما الذين كره الله سبحانه انبياء الا قالوا لا نعرفى كانبياء الهند والصين واليونان والفرس وبلاد اور وبلاد افريقه وبلاد امريكه وجاپان وبرمالان العرب ما كانوا يعرفونهم فى زمانهم بلكن فى ذكرهم فائدة جليلة انما اشار اليهم بقوله منهم من قصصنا عليك ومنهم من لم نقص عليك ولهم امائينبغى انسان محمد بنو ١٥ انبياء الاخيرين الذين لم يذكرهم سجدجدهم فى كتابه وعرى بالتاريخين فى مولى كذا انهم كانوا انبياء صلوا كرمحمد وبعثهم وكنتم حى بين الهند وزراشت بين الفرس وكنفسوس وبلادها بين اهل الصين وجاپان وسقراط وفياتاغورس بين اهل اليونان بل يجب علينا ان نقول انما جميع انبياء ورسل لا نعرفى بين احد منهم ونقصنا من سلسلوت ونبؤهم عما ينسب اليهم اهل الكفر من الشرك والكفر والظلميان ولكنك ما ينسبى لانا ان نكر. بسى الناس الذين اختلف فى بينهم بعضهم يخصهم بقرآن وخلق بين خدسنا صلى الله عليه وآله وسلم مبعوث الى نضر والانس كافة ومن قبله من الانبياء كانوا يستقون الى اقوامهم واهل بلادهم خاصة وقبل نوح ارسل الى الناس كافة وهى مخالفت الكتاب حيث قال ولقد ارسلنا نوحا الى قومه واكلهم





حیدر زمان صاحب لکھتے ہیں:

اما لو ظن احد بان سماع النبی او سماع علی او سماع  
احد من الاولیاء اوسع من سماع عامة الناس بحيث يشمل  
سائر اقطار الاقليم او سائر اقطار الارض فهذا لا یکون شرکا.

(ہدیہ المہدی ص ۲۵)

ترجمہ:- اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ نبی ﷺ یا حضرت علیؑ یا کوئی اور اولیاء اللہ میں سے عام لوگوں سے زیادہ سن سکتا ہے حتیٰ کہ تمام دنیا اور زمین کے کناروں دور و نزدیک سے سن لیتے ہیں تو یہ شرک نہیں۔

۲۵

فی القصد السلام علی النبی بدلا عن امام النبی فاحترزوا عن لفظ  
النساء وحده الکلام من امر اعتقاد النبی او علیا او الغوث یسمع  
فی کل حين و من کل مکان لولایت ارجو انهم حاضرون فی کل مکان لولایت  
لاجل کشف الغم والشفاعة وسیع النبی وغفر الله لکم فی امثالی  
من یسئل عن علی بن ابی طالب الا الله نعم واعتقادهم فادرؤن علی هذا  
الامر واستقلوا بقدرة ذاتیة اومی هو به من الله وبشرکه مع  
الله وجعل تداء غیث الله ذکر علی بن ابی طالب والاجر علیہ اوف  
جعلہ وظیفه و اجمیة بنادیه کلما قام و کلما قعد و کلما استقیم و کلما  
سقط و کلما نزل قدومه و کلما اصاب غلما و نصب و غنما و کما یلوح  
فی مشاهد خاتم محمد ﷺ و لا یستوی فی الیقین الصورة و لولایت  
بشرط و هی ان یقر فی الله بالصلی علیہ و آله و سلم و ان یقر  
مع و یقر اما لو ظن احد بان سماع النبی او سماع علی بن ابی طالب  
من الاولیاء اوسع من سماع عامة الناس بحيث يشمل سائر اقطار الاقليم  
او سائر اقطار الارض فهذا لا یکون شرکا لان الله تم قرا عظمی  
للانکذ بل بعض البیانات معناه و یسئل عن سماع من سماع  
الائمة و یسئل عن روی الدیلمی فی مسند الفرق و س و ابی جریل و یسئل  
عن الله و کل من کان عند قبری فاذا صلی علی جریل و سئل عن الله  
یا محمد بن عثمان بن فلان صلی علیک الساعة و روی العقیلی و ابی جریل  
فی تاریخ عن عمار مرفی عان الله اعطى منکما من کلکة اسمع







نوٹ:- مذکورہ حاضر ناظر کا عقیدہ رکھنے والے مذہب الحدیث کے بانی اور قابل قدر شخصیت ہیں جن کا تعارف عقیدہ نمبر ایک میں ملاحظہ فرمائیں۔



مشہور غیر مقلد عالم عنایت اللہ اثری صاحب لکھتے ہیں:

عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ تو اپنا شوہر اور اس کا باپ بتا رہی ہے اور باپ بیٹا بھی دونوں اسے تسلیم فرما رہے ہیں۔ مگر صدیوں بعد لوگوں نے انہیں بے پدر بتایا اور آپ کی والدہ کو بے شوہر بتایا کیا خوب ہے۔

(عیون زمزم فی میلاد عیسیٰ بن مریم ص ۴۰ مصنف عنایت اللہ اثری)

نوٹ: اس عقیدہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے والد ثابت کیا گیا ہے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے قرآن ہی بتایا ہے۔





عقیدہ نمبر ۱۳:- (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھا دیا گیا) نعوذ باللہ

غیر مقلدین کے مناظر ابوالکلیم اشرف سلیم صاحب لکھتے ہیں:

ہر نبی کو اللہ نے اس کی شان و مرتبہ کے مطابق معراج کرائی حضرت آدم کو جنگل میں مقام توبہ پر معراج کرائی، حضرت نوح کو جبل جودی کے مقام پر معراج کرائی حضرت ابراہیم کو آگ میں معراج کرائی، اسماعیل کو چھری کے نیچے معراج کرائی اور حضرت عیسیٰ کو صلیب پر معراج کرائی۔

(میزان المحدثین ص ۳۶ بحوالہ حدیث اور الحمد یث ص ۳۸)

قارئین اندازہ کیجیے کہ کتنی اداکاری میں اشرف سلیم صاحب کس طرح ہر نبی کو معراج کر رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق یہودیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ تو ہے کہ وہ سولی پر لٹکا دیے گئے۔ لیکن مسلمان کہلانے والوں میں سوائے غیر مقلدین کے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں۔ اور انہوں نے یہ عقیدہ یہودیوں اور عیسائیوں سے لیا ہے جیسا کہ انہوں نے اپنا نام الحمد یث بھی ان سے ہی الاٹ کروایا تھا۔ اللہ تعالیٰ تو صاف فرماتے ہیں وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵) ترجمہ: اور انہوں نے نہ تو ان کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے۔

غیر مقلدین کے بانی جناب نواب صدیق حسن خان صاحب کو جب کوئی مشکل پیش آتی تو اس طرح مدد مانگا کرتے تھے۔

قبلہ دین مددی، کعبہ ایماں مددی،

ابن قیم مددی، قاضی شوکان مددی،

ترجمہ:- اے میرے دین کے قبلہ مدد کر، اے میرے ایمان کے کعبہ مدد کر

اے ابن قیم مدد کر، اے قاضی شوکانی مدد کر

(حدیث المہدی ص ۲۳ ج ۱ مطبوعہ شوکت الاسلام بنگلور، فتح الطیب ص ۴۷، ۵۷)

یہ ابن قیم اور قاضی شوکانی نواب صاحب سے دور بھی تھے اور فوت بھی ہو چکے تھے۔ لیکن پھر بھی ان سے مدد طلب کی جا رہی ہے۔





فلو فعل هذه الافعال التعظيمة مثل الطواف او التقبيل او القيام

او الانحنا او الركوع او السجود عند قبر النبي او ولي و كان

قصده التحية لصاحب القبر دون العبادة فيائم غير انه لا يصير

مشرکاً ولا کافراً۔ (ہدیۃ المہدی ص ۱۵)

ترجمہ: پس اگر یہ افعال تعظیم جیسے طواف کرنا یا بوسہ دینا یا قیام کرنا جھکنا یا رکوع کرنا یا سجدہ کرنا نبی کریم ﷺ یا کسی ولی کی قبر کے سامنے ہو۔ اور مقصد قبر والے کو سلام ہو عبادت نہ ہو تو شرک نہیں ہے ہاں سرف گنہگار ہوگا۔



www.ownislam.com

فَالْهَمْنِي رَبِّي اَنْ اَتُوْلَفْ كِتَابَ جَامِعَا لِلْعُقَايِدِ وَالْاَصُوْلِ كَهْمِي رَبِّ نَعْنِي جَهْمَا لِهَامِي كِيَا  
 کہ میں ایک ایسی کتاب لکھوں جس میں عقائد اور اصول ہوں۔ میں نے اس کا نام ہدیۃ المہدی اس  
 لیے رکھا ہے تاکہ حضرت مہدی کیلئے یہ کتاب ہدیہ بنے۔

یاد رہے کہ اس کتاب میں تمام مسائل غیر مقلدین کے مذہب کے مطابق لکھے ہوئے ہیں  
 چنانچہ ایک نظر ملاحظہ فرمائیں۔ ہدیۃ المہدی کے صفحہ 4 پر لکھا ہے کہ ہم اہل حدیثوں کے صرف دو اصول  
 ہیں۔ اور ص 3 پر تمام مقلدین کو بدعتی کہا ہے اور ص 102 پر مجتہدین کے اقوال کو اونٹوں کی لید اور گدھوں  
 کی لید سے تشبیہ دی ہے اور یہی صاحب اپنی دوسری کتاب کنز الحقائق من فقہ خیر الخلائق (جو کہ فقہ حنفی کی  
 معتبر کتاب کنز الدقائق کے مقابلے میں لکھی گئی ہے) کے ص 20 پر چار رکعت نماز میں 10 جگہ نماز میں  
 کندھوں تک رفع یدین کرنا اور جلسہ استراحت، اونچی آمین کہنا اور سینے پر ہاتھ باندھنے کو سنت لکھا ہے  
 اور ص 18 پر اذان میں ترجیع اور اقامت میں ایثار کو مستحب لکھا ہے اور ص 15 پر پگڑی اور پتلی جرابوں پر  
 مسح کو جائز اور ص 13 پر تیمم میں ایک ضرب چہرے اور ہاتھوں کیلئے اور ص 12 پر پانی میں وقوع نجاست  
 سے تغیر احد الاوصاف نہ ہو تو وضو جائز لکھا ہے۔ اور ص 28 پر تین طلاق کے ایک ہونے کا قول اور ص  
 129 پر چھ اشیاء کے علاوہ ہر چیز میں سود کے جواز کا فتویٰ اور ص 51 پر عورت کے مسجد میں اعتکاف  
 بیٹھنے کا جواز لکھا ہے اور یہ تمام کے تمام مسائل بانیان غیر مقلدین یعنی شمس العلماء شیخ الکل فی الکل میاں  
 نذیر حسین دہلوی، نواب صدیق حسن خان، وحید الزمان صاحب سے لے کر آج کے غیر مقلدین تک  
 متفق علیہا ہیں اور برصغیر میں ان حضرات سے قبل کوئی بھی شخص ان مسائل کو اختیار کرنے والا نہ تھا اور نہ  
 ہی کوئی ان مسائل پر عمل کر کے اپنے آپ کو اہلحدیث کہلاتا تھا۔ اور آج بھی غیر مقلدین کے علاوہ برصغیر  
 کا کوئی مسلمان ان مسائل کو نہیں مانتا ثابت ہوا کہ ہندوستان میں فرقہ غیر مقلدین کی داغ بیل ڈالنے  
 والے یہی حضرات تھے لہذا آج کل کے بعض غیر مقلدین کا ان کو غیر مقلد نہ سمجھنا یہ ان کے ساتھ زیادتی



ہے جبکہ سچیدہ اور احسان مند غیر مقلدین آج بھی اپنے ان محسنوں کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں

کیونکہ یہی وہ ان کے اکابر تھے جن کی دن رات کی انتھک محنتوں سے غیر مقلدین کو الحمدیث نام الاٹمنٹ ہوا اور ہندوستان میں ان کے بقول عمل بالحدیث کی ترویج ہوئی۔ لہذا غیر مقلدین اپنے ان اکابرین کے عقائد پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور اگر یہ آپ کے اکابر نہیں ہیں۔ تو پھر ان کو واضح طور پر کافر و مشرک و دجال و گمراہ اور گمراہ کنندہ لکھ دیں۔

میری تمام سنی مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ غیر مقلدین کے ان عقائد کو اچھی طرح پڑھیں اور ان کے ظاہری توحید کے نعرے سے دھوکہ نہ کھائیں اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ فرمائیں۔

آمین





نوٹ:- احمد اللہ اہل سنت والجماعت احناف کی مسلسل پیش قدمی کی وجہ سے دنیائے غیر مقلدیت آج اپنے دو اصولوں (صرف قرآن وحدیث) سے کنارہ کش ہو کر چار اصولوں پر آگئی ہے اور یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ ہم بھی اہل سنت کی طرح چار اصول قرآن، سنت، اجماع، قیاس شرعی کو مانتے ہیں۔

آگیا ہے باتوں ہی باتوں میں مان جائے گا دو چار ملاقاتوں میں

اگر چہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، اور مرتا کیانہ کرتا یہ اجماع اور قیاس کو ماننے کا محض زبانی دعویٰ کرنا بھی کافی نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان کو مفید ہے کیونکہ بیس رکعت تراویح پر اجماع امام نوویؒ نے کتاب الاذکار ص ۲۸۱ پر اور پتلی اونی سوتی جرابوں پر صبح نہ کرنے پر علامہ ابن نجیمؒ نے البحر الرائق ص ۱۸۲ ج ۱ پر اور اکٹھی تین طلاق کے تین ہونے پر علامہ ابن قیمؒ نے اغاۃ المفہان ص ۲۳۳ ج ۱ پر نقل کیا ہے۔ اور تقریباً ۴۴ مسائل ایسے ہیں جن پر امت مسلمہ کا اجماع ہے لیکن غیر مقلدین اس کے منکر ہیں۔ لہذا اگر اجماع کے ماننے کا آج یہ دعویٰ کرتے ہیں تو قبروں سے فیوض پر اس اتفاق کو بھی مان لیں۔ یہ شرک کیوں بن گیا ہے۔

نیز نواب صاحب اپنے والد کی قبر کے بارے میں لکھتے ہیں:-

لا يزال يرى النور على قبره الشريف والناس يتبركون به .

کہ آپ کی قبر شریف پر ہمیشہ نور رہتا ہے اور لوگ اس سے تبرک حاصل کرتے تھے

(الراج المکمل ص ۲۹۸ مطبوعہ مکتبہ دار السلام)

اور غیر مقلدین کے عالم وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

قلت بهذا يدفع الشبهة التي اوردها القاصرون انه

كيف يمكن استحصال الفيوض والبركات و

برد القلب والانوار من ارواح الصالحين بزيارة

ترجمہ:

یہاں ہوں اس سے وہ شبہ بھی دور ہو جاتا ہے جو بعض کم عقل

حضرات کا اہل سے سامنے آتا ہے کہ صلحاء کی قبور کی زیارت کر کے

ان کی اس سے فیوض اور برکات اور انوار کا حصول کیسے ممکن ہو

۶۳

بغیر اوصاف نیکو قیۃ الجنۃ والبرۃ انہ یأوی صالھان النبی راہ  
لیلة الاسراء مونی فاما یصلی فی فصرہ حرۃ او فی السماء السادسة  
قل شیخنا اس حرۃ من مسرۃ الارواح حیث کانت محل حلول  
اجسادھا وقل سیحۃ ابن العیون فثبت عندہ انہ لا مسافۃ بینہ کیوں  
الروح فی عینہ او فی اجنۃ او فی السماء وین اتصالہ بالبدن بحیث  
تدریجہ سمع ونصل ونقر فثبت عندہ بدفع الشیخۃ التي وردت الفاضل  
انہ کیف یکن استفعال الغیض والبرکات ویزوہ الطلب ولا یأوی  
من ارواح الضعفاء بزیارۃ قبورہم فانہ ارواحہم فی اعلی علیہ  
کان الروح لیس من جسۃ الجسد بل فی اذاعتل منہا لیس منہ  
ان یكون فی بیوتہ ولی سلمہ من سرۃ لا سفل وبعہ ما یسفل  
لہ العروج الی السماء وینزل منہ والی ہذا فی الترافع بابشروہ  
جنہ علیہ قلبہ تعافا خلق ذرا فی سنۃ اربعۃ ویموت وکذا یطیر انہ یصل  
اذانہ من عرشہ فلا یخلو منہ العرش علی فیل ان یكون فی  
مکانہ فی وقت واحد لما ینصہ الروح الانسانی الی ہو صنفی مدہ  
فیکتسب منہ ہو حالہ الارواح بعد منہ ہل فی الاحیاء والنبۃ  
تتمکۃ بالکائنات صخرۃ فی الفلسفۃ عو السطو الیہ من الجسد  
المادی المحیط بالظاہر من الجسد نحو دین ہن من ذلک  
فصل لا یزمن کیوں ارواح المؤمنین فی نبۃ و ارواح الکافین  
فی النار و ہو فی منازلہم و مقامہم و خاصۃ النبی عدت لہم



نوٹ :- وحید الزمان صاحب روحوں سے فیوض کے منکر کو بے وقوف کہہ رہے ہیں۔ اب غیر مقلدین  
سنجیدگی سے غور کریں کہ کہیں انہوں سے فیوض کے انکار کی وجہ سے وہ بے وقوف تو نہیں بن گئے۔

نوٹ :- یہ عقیدہ الزاماً اس لیے لکھا گیا ہے کہ موجودہ غیر مقلدین کے نزدیک قبروں سے فیض کا عقیدہ  
کفریہ اور شرکیہ ہے اس لیے ان کے مذہب کے مطابق ان کے بڑوں کا یہ عقیدہ کفریہ اور شرکیہ ہوگا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

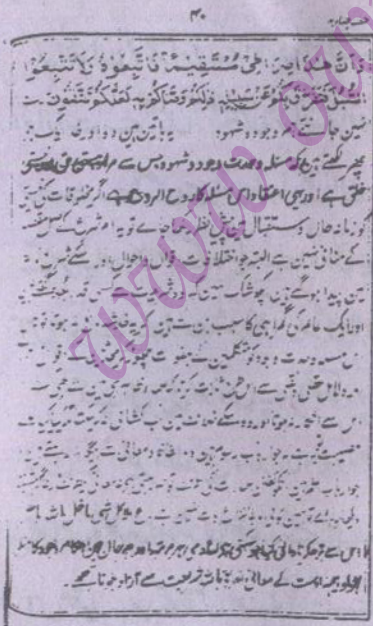


غیر مقلدین کے بانی نواب صدیق حسن اور رکن ثانی وحید الزمان صاحب کے فتاویٰ جات ملاحظہ فرمائیں:

نواب صدیق حسن خان فرماتے ہیں۔

کہ مسئلہ وحدت وجود دشہود جس سے مراد ہستی حق اور مستی خلق ہے اور یہی اعتقاد اس مسئلہ کا روح الروح ہے۔ کہ میں مسئلہ وحدت وجود کو عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کرتا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ کوئی سمجھ نہیں سکے گا۔ آخر میں لکھتے ہیں وگرنہ اگر حقیقتاً دیکھا جائے تو اس میں کوئی مابہ النزاع بات نہیں ہے اور کل شیء باطل اللہ باطل اس سے بڑھ کر نا دانی کیا ہو سکتی کہ آدمی ہر مرتبہ اور ہر حال میں احکام وجود کا منکر ہو اور ہمہ اوست کے معنی نعوذ باللہ شریعت سے آزاد ہونا سمجھے۔

(ماثر صدیقی ص ۴۰ حصہ چہارم مطبع منشی نول کشور لکھنؤ)



عقیدہ نمبر ۱۹:- (حضرت مہدی کے زمانے میں رجعت ہوگی)

غیر مقلد عالم مؤلفین صاحب لکھتے ہیں:

من مات علی الحب الصادق امام العصر المہدی علیہ السلام  
ولم یدرک اوانہ اذن اللہ سبحانہ ان یحبیہ فیفو ذلہذا عظیمہ فی  
حضورہ من بخورہ فی نورہ وھذہ رجعة فی عہدہ علیہ السلام.

(دراسات الیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب ص ۲۵۱ مصنف ملا معین مطبوعہ کراچی)

ترجمہ:- کہ جو شخص حضرت امام مہدی علیہ السلام کی سچی محبت پر فوٹ ہو گیا اور وہ امام کا زمانہ نہ پاسکا تو  
اللہ تعالیٰ اجازت دیں گے یہ کہ (حضرت مہدی) اس کو زندہ کریں پھر وہ آپ کے حضور بڑی کامیابی  
پائے گا ان کے نور کی دھونی سے۔ اور یہ رجعت اگلے زمانے میں ہوگی۔

## دراسات الیب

فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب

للملایۃ البارۃ المکثر الاموال النظار عبد الملک بالعبین ابن  
عبد الملک بالعبین السندی المتوفی ۱۱۶۱ھ

نسخۃ وخطی

عبد عبدالرشید التسمانی



قامت بشرہا وظہبہا

جنتہ اسماء الادب السندی بکر الشی

THE SINDHI ADABI BOARD

Karachi

والدہ حضرت من بعد اعلیٰ علیہ السلام قال من مات علی الحب  
صادق امام العصر علیہ السلام ولم یدرک اوانہ اذن اللہ سبحانہ  
ان یحبیہ فیفو ذلہذا عظیمہ فی حضورہ من بخورہ فی نورہ وھذہ  
رجعة فی عہدہ علیہ السلام ابن حب روایتہ عن الامام الطاہرین وج  
ما انتقلہ المبتدعۃ عما سولت لهم انفسہم . والدہ احسن من ائی  
یتم اللہ سبحانہ من حیادہ لکذب روایت رسول اللہ صل اللہ علیہ  
وعلیٰ آلہٖ الطاہرین وعلیٰ اصحابہ السلام فقال -

مژدہ ایدل کہہ سبحا نفسی ی آید  
کہ زاعاس موشش ہوئی کسی ی آید

ملایۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ واطاعہ آمین، قولہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فلنجد آمینا" الخ لا یستجد هذا بحر  
یتجد من تحاریر اعمالہ القلیدۃ علی کل حصہ الحق فی اقامہ حتی  
ان نفس عن قلوبہم یلم ان اخدم یجزم بخصۃ جزم المصدق  
فی رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فن خالفہ العتۃ مبینہ  
المعلیۃ الی ان یقاتل. وهو عندہ نصرۃ اللہن . وعلیٰ منہج  
ملاہ لندم علی قدم القضاۃ المتعصبۃ فی زمانتہا حب الایالین فی  
تبع من ترک قول امامہم بقول مجتہد آخر بل یحدث صحیح بخلاف  
ولہ واستحلال عرۃ ما یصر حجتہ للھلال المتقدین لہم فی  
مخارج اداء قولہ "ولما" فی کل ما یقتدر علیہ وفک عدمہ من  
لحاجۃ الشریعۃ . ولضابطہ الحیلۃ ان القاصودا فی تدرہ غیر عدمہ

نوٹ:- یہ عقیدہ رجعت شیعوں کا عقیدہ ہے جو کہ باطل اور مردود ہے۔ لیکن غیر مقلدین کو بھی یہ عقیدہ  
پسند آگیا اس لیے انہوں نے بھی اختیار کر لیا ہے۔



اس عبارت میں نواب صاحب نہ صرف وحدت وجود کا اقرار کر رہے ہیں بلکہ اس کا غلط مطلب لینے والے یعنی اسے طول کہنے والے کو نادان اور بیوقوف بھی کہہ رہے ہیں اور وحید الزمان صاحب نے ہدیۃ المہدی ص ۵۱، ۵۱ میں وحدت الوجود کو بالکل برحق تسلیم کیا ہے اور ۵۱ پر لکھا ہے کہ اس مسئلہ کا موجود شیخ ابن عربی تو اصول اور فروع کے لحاظ سے الحمدیث تھا۔ نیز شیخ ابن عربی کو غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی نے بھی خاتم الولاية المحمدیہ (مجموعہ) کی ولایت ان ہی پر ختم ہے (جیسے معزز القاب نے نوازا ہے) (الحیات بعد الممات ص ۱۲۳) اور نواب صدیق حسن صاحب شیخ ابن عربی کے بارے میں لکھتے ہیں:

فجزاه الله عنا وعن سائر المسلمين جزاء حسناً و افاض علينا من انواره ، و كسانا من حلل اسرارہ ، و سقانا من حميا شرابه و حشر نافي زمرة احبابه ، بجاه سيد اصفياء و خاتم انبيائه .  
(التاج المکمل ص ۶۷ مطبوعہ مکتبہ دار السلام)

کہ اللہ ان کو جزاء دے ہماری طرف سے اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزاء اور ان کے انوارات سے ہمیں مستفیض فرمائے اور ان کے اسرار و باطن کا لباس ہمیں پہنائے انکی شراب علم کی حرارت سے ہمیں سیراب فرمائیں ان کے احباب کے زمرے میں ہمارا حشر فرمائے۔ نبی کریم ﷺ کے مرتبہ اور مقام کے وسیلہ سے ہماری یہ دعا قبول فرما۔

اس عبارت سے فوت شدہ کا وسیلہ بھی ثابت ہو گیا جو کہ غیر مقلدین کے نزدیک شرکیہ عقیدہ ہے۔ آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کرو : ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

نوٹ :- غیر مقلدین وحدت وجود کو صوفیاء کی ایک اصطلاح کی بجائے عقیدہ کا عنوان دیتے ہیں اور پھر اس کو کفر میہ اور شرکیہ عقیدہ کہتے ہیں۔ لہذا یہ لوگ غور کریں کہ ان کے مذہب کے مطابق ان کے بڑے اس عقیدے کے قائل ہونے کی وجہ سے کافر و مشرک تو نہیں ہوتے؟

**عقیدہ نمبر ۲۰:-** (شیخ عبدالقادر جیلانی ماکان و مایکون جانتے ہیں)

مشہور غیر مقلد عالم محمد یوسف جے پوری صاحب احناف مقلدین میں اولیاء اللہ کے نہ ہونے پر دلیل دیتے ہیں کہ:

”طبقات ابن رجب ص ۲۰۲ ج ۱ میں ہے کہ قبیل للشیخ هل كان  
الاولياء على غير اعتقاد احمد بن حنبل فقال ماکان ولا يكون.  
ترجمہ:- حضرت پیران پیر سے پوچھا گیا جناب مذہب والوں کے سوا اور مذہب  
میں کچھ ولی ہوئے ہیں یا نہیں فرمایا کہ نہ تو ہوئے ہیں اور نہ ہی ہوں گے۔

(حقیقہ الفقہ ص ۱۸۳ مطبوعہ نعمان پبلشرز)

احناف کے ساتھ بغض و عناد میں ہوش ہی نہیں۔ اور یہ قرآن و حدیث کے کھوکھلے دعوے کرنے والوں  
نے بجائے قرآن و حدیث پیش کرنے کے ایک متروک و مردود قول سے جہاں مسلمہ حقیقت کا انکار کر  
دیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے علاوہ مخلوق کے لیے علم غیب مان لیا ہے۔ لیکن گرامی قدر قارئین غیر مقلدین  
احناف کے ساتھ حسد اور بغض میں ہر قسم کا غلط عقیدہ اپنانے کے لیے تیار ہیں۔ براہ ترک تقلید کا کہ یہ  
انسان کو کہاں سے کہاں تک پہنچاتی ہے۔

غیر مقلدین چونکہ عام طور پر علماء دیوبند پر کفر و شرک کے فتوے کشف کرامات اور بعض احوال کی وجہ سے  
لگاتے ہیں اور ایسے واقعات اور عبارات کو علماء دیوبند کے عقائد باور کراتے ہیں اس لیے ہم بطور الزام  
غیر مقلدین کے علماء کی چند ایسی عبارات پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:-

**عقیدہ نمبر ۲۱:-** (زندہ اور مردہ کو علم غیب)

مشہور غیر مقلد عالم عبدالجید سوحد روی صاحب، قاضی محمد سلیمان منصور پوری غیر مقلد کا واقعہ  
بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔



”حضرت قاضی صاحب جب بھی لاہور تشریف لاتے تو مال روڈ پر حیات برادرز کے ہاں قیام فرمایا کرتے تھے فضل کریم بن حاجی حیات محمد مالک خرم کا بیان ہے کہ جس مکان پر آپ ٹھہرا کرتے تھے اس کے قریب ہی ایک خانقاہ تھی جو اجڑی ہوئی تھی ایک دن آپ نے مجھ

سے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی قبر ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے کہا آج رات خواب میں ہمیں وہ بزرگ ملے اور کہا کہ قاضی جی آپ اتنی بار یہاں تشریف لائے مگر ہمیں ایک بار بھی نہیں ملے قاضی صاحب نے یہ بھی فرمایا وہ بہت نیک اور صالح آدمی تھے فلاں جگہ کے رہنے والے تھے ادھر سے گزر رہے تھے کہ انتقال ہو گیا میاں فضل کریم کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب میں نے اس کی تحقیق کی تو وہ باتیں ویسی ہی ثابت ہوئیں جو قاضی صاحب نے بیان فرمائی تھیں یہاں تک کہ ان کا نام اور پتہ بھی قاضی صاحب نے بتا دیا تھا۔ (کرامات الہدیٰ ص ۸۳-۸۴)

خط کشیدہ عبارت پر غور فرمائیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری غیر مقلد (سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر کتاب رحمۃ اللعالمین کے مصنف) کے پاس وہ بزرگ رات کو قبر سے آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ پہلے بھی کئی دفعہ آچکے ہیں لیکن ہم سے نہیں ملے تو قاضی صاحب نے میزبان کو اس قبر والے کا نام موت کا واقعہ اور علاقہ سب کچھ بتا دیا۔ شاباش یہ ہیں غیر مقلد کہ قبر میں پڑا ہوا بھی عالم الغیب ہے۔ بتا رہا ہے کہ آپ اتنی مرتبہ آئے اور میرے پاس نہیں آئے اور قاضی صاحب نے تو حد کر دی کہ اس کے بارے میں پوری تفصیل بتادی۔ غیر مقلد و بتاؤ آپ کے بڑے اگر ایسے عقیدے کے بعد بھی مسلمان تھے تو پھر آج مخلوق کیلئے علم غیب ثابت کرنے والوں کو کافر کیوں کہتے ہو۔

مشہور غیر مقلد مولانا غلام رسول صاحب کا واقعہ ہے۔

حاجی کرم الہی میاں سنگھ نے بیان کیا کہ میری شادی کے موقعہ پر میری والدہ کا زیور

گم ہو گیا جس جگہ رکھا تھا۔ بہت ہوا دفعہ وہاں دیکھا لیکن کچھ پتہ نہ چلا اور جگہ بھی تلاش کیا لیکن بے فائدہ میری والدہ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور زیور کے گم ہونے کا ذکر کیا آپ نے فرمایا جاؤ جس جگہ رکھا تھا وہیں پڑا ہوا ہے میری والدہ نے پھر آکر دیکھا تو زیور اسی جگہ پڑا تھا۔

(سوانح حیات مولانا غلام رسول ص ۱۰۴-۱۰۵)

دوسرا واقعہ:- ایک حجام آپ (مولانا غلام رسول) کی حجامت کر رہا تھا۔ اس نے کہا حضرت میرا بیٹا کئی سال سے باہر گیا ہوا ہے معلوم نہیں وہ کس جگہ ہے زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ ایک ہی بیٹا ہے بہو جوان ہے دعا فرمادیں یا مجھ کو پڑھنے کے واسطے بتادیں کہ آ جاوے آپ خاموش رہے حجام کہتا ہے کہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کچھ پڑھتے ہیں۔ جب حجامت کرا چکے تو میں نے پھر عرض کی آپ نے فرمایا وہ تو گھر میں روٹی نمکین نخود کے ساتھ کھا رہا ہے جا کر دیکھو حجام کہتا ہے کہ میں آپ کا یہ فرمان سن کر حیران رہ گیا کیونکہ میں آپ کی کرامات بہت سی سن چکا تھا لہذا میرے دل میں خیال پیدا ہو گیا کہ شاید میرا بیٹا آ گیا ہو۔ جب میں گھر گیا تو میرا بیٹا نخود کی روٹی کھا رہا تھا اس نے کہا میں سکھر ملک سندھ میں آنا گوئد رہا تھا پانی لینے کے واسطے باہر نکلا ہوں معلوم نہیں کیا ہوا مجھے کسی نے اٹھایا طرفہ الحین میں یہاں اپنے گاؤں میں پہنچ گیا ہوں۔ میرا کل سامان اور اوزار وغیرہ سکھر میں پڑے ہوئے ہیں

(سوانح حیات ۱۰۷-۱۰۸)



(انسان کتابن گیا)

نمبر ۲۲:-

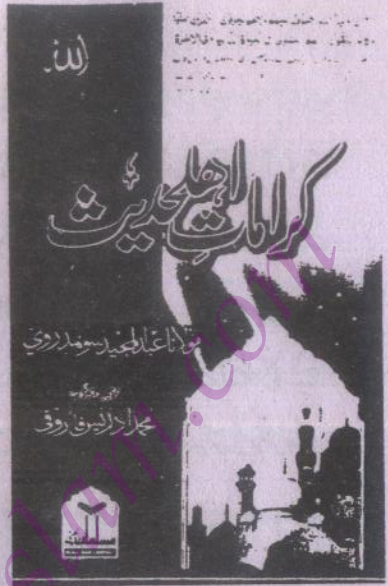
مشہور غیر مقلد عالم غلام رسول کا واقعہ لکھا ہے:

کہ موضع مرالیوالہ میں ہمارا ایک رشتہ دار سلطان احمد نامی رہتا تھا بڑا متمول آدمی تھا ان کا بھائی ایک لوہار تھا جو نامی چور تھا یہ وہ سلطان احمد صاحب نے میرے سامنے بیان کیا کہ میں نے مولوی صاحب کے آگے عرض کیا کہ میرے بچے یتیم ہیں رات بھر ہمارا بھائی لوہار سوئے نہیں دیتا وہ ہر وقت اسی کوشش میں رہتا ہے کہ موقع بنے تو سب کچھ لوٹ لوں آپ نے کچھ پڑھنے کے لیے فرمایا اور کہا کہ پڑھ کر بے فکر ہو کر سو رہا کرو انشاء اللہ وہ کتاب بھوک بھوک کر خود ہی چلا جایا کرے گا تو ایسا ہی ہوتا رہا اس کے بعد مولوی (غلام رسول) صاحب جلد ہی فوت ہو گئے وہ لوہار خود بیان کرتا ہے کہ میں نے مولوی سلطان احمد کے گھر جا کر چار دفعہ نقب لگائی جب اندر جاتا تو کتے کی شکل ہو جاتی اور کتے ہی کی طرح بھونکتا ہوا باہر نکلتا۔ ایک دفعہ نقب لگا کر اندر گیا بیوی صاحبہ جاگ رہے تھے میری صورت مسخ ہوتی دیکھ کر کہا بھائی تیری صورت مسخ ہونے سے تعجب بھی آتا ہے لیکن جس کی زبان سے یہ کلمات نکلے ہیں اس کی زبان بھی سیف الرحمان تھی جو کچھ انہوں نے کہا وہ ضرور ہوا اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔

سوانح حیات حضرت مولانا غلام رسول، جس نمبر ۱۳۷-۱۳۸، تالیف و تصنیف مولانا عبد القادر خلیف اکبر

حضرت مولانا مرحوم مطبوعہ فضل بکڈ پوار دو بازار گوجرانوالہ)

اگلے صفحہ پر عکس ملاحظہ کریں۔



اس غیر مقلد مولوی غلام رسول صاحب کے القابات کتاب کے اوپر اس طرح لکھے ہیں عالم باعمل واعظ  
بے بدل حاجی حرمین شریفین مقبول داریں جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول حضرت مولانا غلام  
رسول۔

حاجی حرمین کے لقب سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ غیر مقلدین میں کچھ لوگ ایسے بھی  
ہیں جو حرمین شریفین میں گئے بغیر بھی حاجی ہیں۔

**عقیدہ نمبر ۲۳:-** (موت پر اختیار)

مشہور غیر مقلد عالم غلام رسول قلعہ میاں سنگھ کا واقعہ ہے۔

حافظ غلام محمد صاحب ساکن سدہ ضلع شاہ پور ایک دن مولوی صاحب کی خدمت میں  
حاضر ہوئے اور مولوی صاحب کو دیکھ کر بہت روئے مولوی صاحب نے رونے کا  
سبب دریافت فرمایا حافظ صاحب نے بیان کیا کہ گاؤں کا نمبر دار مجھے سخت سزا ایذا



اب انھوں نے وہ نوا شروع کیا، طالب علم کا سر منہ ابھارتا، سو فی صد دعا میں پڑھتے تھے اور اس کے سر پر تھمکتے اور اسے بچے

شاكرين

(احوال الآخرت ص ۷۱ مطبوعہ ملک بشیر احمد تاجر کتب، کشمیری بازار لاہور)

محترم قارئین غیر مقلدین کے اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے متعلق عقائد کے بعد حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق ان کے علماء کے چند عقائد ملاحظہ فرمائیں۔

**عقیدہ نمبر ۲۶:-** (بعض صحابہ رضی اللہ عنہم) فاسق ہیں) نعوذ باللہ

مشہور غیر مقلد عالم وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

افمن كان مومنا كمن كان فاسقا ومنه يعلم ان من الصحابه من

هو فاسق كالوليدو مثله يقال في حق معاويه وعمر و ومغيره و

سمره ومعنى كون الصحابة عدو لا انهم صادقون في الرواية

لا انهم معصومون (نزل الابرار من فقہ النبی المختار ص ۹۴ ج ۳)

ترجمہ:- کیا پس وہ شخص جو مومن ہو فاسق کی طرح ہے اور اسی سے معلوم ہوا کر بے شک

صحابہ رضی اللہ عنہ میں سے بعض وہ ہیں جو فاسق ہیں۔ جیسے ولید (بن عقبہ رضی اللہ عنہ) اور اسی طرح کہا

جائے گا۔ معاویہ (بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ) کے حق میں اور عمرو (بن العاص رضی اللہ عنہ) اور مغیرہ

(بن شعبہ رضی اللہ عنہ) اور سمرہ (بن جندب رضی اللہ عنہ) کے حق میں اور صحابہ کے عادل ہونے کا

مطلب یہ ہے کہ وہ (نبی ﷺ) کی بات نقل کرنے میں صادق ہیں نہ یہ کہ وہ معصوم ہیں۔

غیر مقلدین کا صحابہ رضی اللہ عنہم و رضوانہ کے متعلق یہ عقیدہ قرآن کریم اور احادیث متواترہ کے

صراحۃً خلاف ہے۔ اور شیعہ کی واضح ترجمانی ہے۔

اصل عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔





٢٠٤

عَرَفَ الْجَادِي  
مِنْ  
جَنَانِ هَذَا الْمَادِي

طُبِعَ فِي الْمَطْبَعِ الصِّدِّيقِ الْكَانِ  
فِي بُهْوَئِ الْوَحِيدِ  
الْمُخَيَّرَةِ الْقَدِ

١٣٥١ هـ

مشہور غیر مقلد عالم محمد جونا گڑھی ایک عنوان قائم کرتا ہے:

حضرت فاروقؓ کی سمجھ کا معتبر نہ ہونا۔ (نحوذ باللہ)

آگے پھر عنوان قائم کرتا ہے۔



صحابہ کی درایت (سمجھ) معتبر نہیں۔ (جمع محمدی ص ۱۹ مکتبہ محمدیہ چیچہ وطنی)

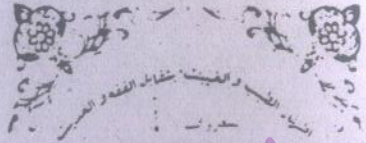
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کریں، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی  
اس میں وہ جتنا اور کتنا ہے، یہ بھی حقیقت ہے کہ روایت کی طرف کی  
روایت ہم پر واجب اخیل میں سے ملے گی ہے کہ وہ درست نہ ہو۔

خلا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرقے سے کہ آپ نے لڑا تھا جیسا  
بیت اللہ شریف میں ہوا کہ اس کا خلاف کہ گئے حضرت نے یہ سمجھا کہ  
حضور والے مل کی بات یہ پیشتر کی ہے مگر حدیث والے مل ایمان ہوا۔ بلکہ کہ  
شریف سے اور بیت اللہ شریف سے سلفوں روک دینے کے اور انیس ہجور انہیں  
ہوا پڑا جیت ہوا کہ حدیث رسول پر حق ہے۔ روایت محمدی ہے لیکن روایت محمدی  
نہ تھی۔ حدیث میں وہ تھا کہ وہ کہہ کر ہا لیکن ہم لڑ رہی ہو کرت دی ہے یہ لیکن فرق  
روایت اور روایت کہ

### صحابہ کی درایت معتبر نہیں

قرن کم میں ہی کے آخری وقت کی بہت غلط باتوں سے  
حنی بنین لکم الخیط الا میں میں تک کہ سفید عمارت میں عمارت  
بہض من الخیط الا سود سے ظاہر ہو چلتے  
اس سے حضرت ہادی بن مام رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ لیتے ہیں کہ سوت کا دھار  
ی ہر وہ ہے لیکن اب حضور کو یہ بات پہنچی تو آپ نے ان کی غلطی کو روک کر اور  
فرمایا اس سے ہر وہ جو سلف کا روایت سے ظاہر ہوا ہے۔ یہی حضرت ہادی کی ہم غزو  
اللہ و رسول کے خلاف تھی کہ آجہ درست سمجھ کر اور لیکن لکھنے کے لایں ہے یہی  
روایت کہ اور روایت لکھ۔ اور وہ میں میں فرق ظاہر میں طبع کی ملی ملی حدیث  
میں ملتی ہے کہ لیکن ہیں۔

ہر بعد اکی کہ ہر فرقہ یہ جانتے ہے  
ہر دول میں جلد وہ مباحستہ ہے



جمع محمدی

اس سے فائدہ کے بعد ہر شخص میں کر لیا ہے کہ فقہ اور حج  
مذہب اور حج ہے فقہ فقہی اور حج ہے آثار سنت اور حج ہے۔  
محمدی حاکم اللہ ہے اور شیخ کردہ الگ ہے۔

عمر بن الخطاب



مکتبہ محمدیہ

قارئین بہت معذرت میرے پاس اصل کتاب میں لائٹ پینسل کے نشان کی وجہ سے ”حضرت فاروق کی سمجھ“  
معتبر نہ ہونا“ عنوان چھپ گیا ہے۔ اور غیر مقلدین کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری صاحب محمد جو نا گڑھی  
کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تین طلاقیں کے تین ہونے والے فتوے کے متعلق لکھتے ہیں۔  
”دوستو اگر اسی پر اصرار ہے کہ نہیں حضرت عمر یہ فتویٰ ابدالآباد کے لیے شرعی طور پر ہی دیا ہے تو ہم کہتے  
ہیں پھر آپ اور ہم اسے کیوں مانیں ہم فاروقی تو نہیں محمدی ہیں۔ ہم نے انکا کلمہ تو نہیں پڑہ  
آنحضرت ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے۔“  
(فتاویٰ ثنائیہ ص ۲۵۲ ج ۲ مطبوعہ مکتبہ ثنائیہ سرگودھا)  
اصل عکس صفحہ ۵۰ پر ملاحظہ کریں۔





عَرَفَ الْجَارِي  
مِنْ حَبِيبِ هَدْيِ الْمَهْدِي  
لِلنَّوْبِ مِنْ نَوْبِ قَائِمِ  
لِلنَّوْبِ مِنْ نَوْبِ قَائِمِ

كَلِمَاتُ الْحَقَائِقِ  
هَدْيُ الْمَهْدِي  
خَيْرُ الْخَلَائِقِ  
الْفَقِيرُ الْمَحْمَدِي  
كَلَامًا

لِلْعَلَمَةِ الشَّوَابِغِيَّةِ الزَّيْنِ الْعَبِيدِ الْإِسْلَامِيَّةِ

ثابت ہوئی۔

٢٥

۱۰۰ سال قبل بلوچ بھڑے قال  
بے مثال خواب

كشف المحجرات

سازمان تامین اجتماعی

الحمد لله الذي جعلنا من عباده  
الذين هم خير خلقه

مکتبہ اسلامیہ پاکستان



الحمد لله على الحفظ والحفظ  
 رمال  
 لا حول ولا قوة الا بالله  
 مؤلف  
 اللهم اني استودعك هذا الكتاب  
 استودعك ما بين يدي من العلم  
 مستودع  
 في يوم النور  
 مستودع  
 مستودع

(144) علماء کی ایک سرگروہ نے تحریک جہاد سے براہ راست کا انکار کرنے کے لئے پہلے جہاد کی ایسی تفسیر کی کہ جس میں کوئی شیعہ اور اگرچہ وہ مشفق نہ ہوں اس کے لئے کوئی جہاد نہیں ہو سکتا۔ ہر جہاد کو غیر شیعہ جہاد قرار دیا اور یہ کہ وہ فعل کو جہاد کے احکام کی مخالفت ہے چاہیے۔

(۱۷) بین ملائقوں میں تحریک ہمارا پہلی رہی۔ حق میں میاں فیض احمد اور تہذیبی فہم پر ہمارا اور جہاد کے درمیان جہاد کے دور میں میاں فیض احمد نے اپنے لیے وہی کے گروہوں نے فیصلہ متوازن نہیں کیا۔

(۷) اگرچہ صوبہ سرحد کے بارے میں کبھی طعن نہ ہو گا۔ اس لئے اس نے یوں پر خاندان قزاقی  
ہاتھ رکھے۔ مسلمانوں کو اہل کے بارے میں کبھی طعنیں اصلاحات کے خاتمے کے لئے ہر وہ کوشش

52

[illegible][illegible]

اہل حدیث کی دیگر خصوصیات: جیسا کہ فرما گیا تھا کہ انہیں قرآن مجید کا ہر حرف سے حقائق کا دامن پکڑا ہے اہل حدیث سلف و اہل زمانہ کے تمام اصولوں سے اپنی طرح کی ثقافت کے شکرگزار ہیں۔ انہیں صرف احادیث پر ایمان نہیں ہے بلکہ انہیں قرآن و حدیث کی تفسیر اور احادیث کے مسائل کا کچھ بڑا حصہ ہے۔ ان سے صرف علماء میں سید نہ رہیں صاحبہ ہادی، امی، خواجہ صاحبہ علیہ السلام

مولوی صاحب نے اس سلسلہ ہذا کے جو کچھ ذکر میں لے لیا ہے اس کے ساتھ ساتھ  
حضرت علیؑ کے اصحاب کرامؓ کے بارے میں بھی ذکر کیا ہے۔  
یہ سب کچھ اس کتاب میں موجود ہے۔ مولوی صاحب نے اس کتاب میں  
ایک نیا ہی موضوع پیش کیا ہے۔ ”ایک نیا ہی موضوع“۔

بڑے اندر کی بات ہے کہ یہ لوگ جو اپنے دلی ہونے کے انہیں فراموشی  
 حیرت ہے اصل نہیں اور انہوں نے دلی قرار دے جائیں اور اس دم ختم  
 جو ان کا نام ہے۔ یہی ایسی چٹکیں ہیں جنہیں انہیں نہیں چاہیں۔  
 اور اصل داستان یہ ہے کہ دلی روایت ہے کہ لوگ اور ان کی گریز اور  
 جاننا ان سے کسی قسم کا تعرض نہ ہوں کہ اس کے اور دوسرے غائب  
 لوگ شیعہ، فاضل اور دینویہ حلقہ ہیں اور ان کا لوگ اصول اور فروع  
 اب اہل سنت و جماعت کے علاوہ غائب ہیں ان سے کسی طرح کی بات نہیں  
 اور ان کو اس پر جو اصول اور فروع اہل سنت و جماعت ہیں وہ دیکھیں اور

حرمِ محترم میں عوراتِ تقدیرانہ کا ارکاب ہوا (جیسے آپ خرم کی بیچہ و فریادیں  
میں مسکرا کر اہم ہوا!) اس پر حکامِ کدکی جانب سے سونش کی ہائے اور ہم  
اور باوجود عدم صدر کسی جرم شرعی کے صرف تہمتوں کے سبب یہ ہوا تقدیر  
تخلیم نہیں ہے اور ہم مظلوم نہیں ہیں؟

ہندوستان میں اس وقت انگریزی حکومت ہے وہاں پرنسپل والا ادارہ  
ساتھ اپنے مشاعرہ رتب کے ادا کرے گا جتنا ہے۔ کوئی مسلمان نہ جہد سے  
کا جائے نہ جماعت سے اور یہاں اسلامی سرزمین اور مسلمانوں کی حکومت  
کو رکھنا اور جمہوریت سے مجبور ہیں۔

اس کے بعد ہم کہنے سے مستحضر کیے جائیں کہ انگریزی کو رشتہ ہندوستان  
 نام مسلمانوں کے لئے خدائی رحمت ہے۔  
 اس کے بعد ہم بعض مصاحبین پاشا نے یہ یہ جو کرگیا کہ "پاشا کے حضور

# تحریک پاکستان

#1947L #1858

شیخ محمد رفیق  
سید مسعود حمید بخاری  
نشر اراحد چو درمی

بسم الله الرحمن الرحيم

پیشرفتات و دستاوردهای علمی و فناوری

شینڈر ڈبک ہاؤس

اردو بازار لاہور

سوانح عمری مولانا سید محمد رفیع حسین علیہ السلام

بیٹ واپوی

مرونی

مفتی محمد رفیع الدین - مفتی محمد رفیع الدین

علاء المصطفى شرفه

سطیح اکبری اگر وہ میں مجید الدین احمد کے ہتھلم سے چھینی

الحمد لله

نمبر ۱۸ کتاب ۵۰۰ جلد ۱۰۰۰ جلد ۱۰۰۰ جلد ۱۰۰۰ جلد

میرزا حسن کی ہزاروں شکایتوں کو دیکھ کر غصہ ہوا اور فرما دیا کہ اس کو قتل کر دو



